طالب محسن

زنا کی طرف میلان کے مختلف مظاہر

(مشکوٰۃ المصابیح حدیث:۸۶)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

عن أبی هريرة رضی اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم إن اللّٰه كتب علی ابن آدم حظه من الزنا ، أدرك ذلك لا محالة ، فزنا العين النظر ، و زنا اللسان النطق ، و النفس تمنی و تشتهی ، والفرج يصدق ذلك و يكذبه ۔

وفی رواية مسلم كتب علی ابن آدم نصيبه من الزنا ، مدرك ذلك لا محالة ، العينان زناهما النظر ، و الأذنان زناهما الاستماع ، و اللسان زناه الكلام ، و اليد زناها البطش ، و الرجل زناها الخطا ، والقلب يهوی و يتمنی ، و يصدق ذلك الفرج و يكذبه ۔

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم کے بیٹے پر زنا میں اس کا حصہ واجب کر دیا ہے۔ وہ اسے ہر حال میں پالے گا۔ چنانچہ آنکھ کا زنا (صنف مخالف کو بری نظر سے) دیکھنا ہے۔ زبان کا زنا (اس خواہش کے تحت صنف مخالف کے

بارے میں) بات چیت ہے۔ جی تمنا کرتا اور خواہش زور پکڑتی ہے، شرم گاہ (تو محض) اس (ارادے کے وجود) کی تصدیق اور تکذیب کرتی ہے۔

مسلم میں یہ روایت اس طرح بھی آئی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم کے بیٹے پر اس کا زنا میں حصہ واجب کر دیا گیا ہے۔ وہ اسے ہر حال میں پانے والا ہے۔ دونوں آنکھیں، ان کا زنا (صنف مخالف کو بری نظر سے) دیکھنا ہے۔ دونوں کان، ان کا زنا (فحش باتیں) سننا ہے۔ ہاتھ، اس کا زنا (برے ارادے سے) پکڑنا ہے۔ پاؤں، اس کا زنا (اس راہ میں) قدم رکھنا ہے۔ دل خواہش کرتا اور تمنا زور کرتی ہے۔ بعد ازاں شرم گاہ (محض) اس (ارادے کے وجود) کی تصدیق اور تکذیب کرتی ہے۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

لغوی مباحث

کتب علی: لازم کرنا، مقدر کر دینا۔ یہاں یہ دوسرے معنی میں آیا ہے۔

حظ: یہ حصے اور نصیب کے معنی میں آتا ہے۔

لا محالة: یہ میم کی فتح کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ یہ لازماً اور یقیناً کے معنی ادا کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

تمنی و تشتھی، یھوی: تینوں الفاظ ایک ہی حقیقت کو تعبیر کرنے کے لیے آئے ہیں۔ یعنی دل میں پیدا ہونے والی شدید خواہش۔

یصدق ذلك و یکذبه: تصدیق و تکذیب سے یہاں عملاً واقع ہونا ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ جب تک عمل میں فروج کا حصہ نہ ہو حد نہیں لگ سکتی۔ لیکن سیاق و سباق سے واضح ہے کہ یہ پہلو متکلم کے پیش نظر نہیں ہے۔

متون

صاحب مشکوٰۃ نے اس روایت کے دو متن درج کیے ہیں۔ یہ دونوں متن اس روایت کے مختلف متوں کے نمائندہ متون ہیں۔ بہر حال اس روایت کے کچھ متون مختصر اور کچھ مفصل ہیں۔ بعض روایات میں صرف نظر اور زبان کا ذکر ہے اور کچھ میں ان کے ساتھ کانوں، ہاتھوں، قدموں اور دل کا اضافہ ہے۔ ایک روایت میں 'الفم زناہ القبل' بھی آیا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ فرق لفظی ہیں۔ مثلاً ایک روایت میں 'النطق' کے بجائے 'منطق' ہے۔ ایک دوسری روایت میں 'الخطا' کی جگہ 'مشی' آیا ہے۔ اسی طرح کچھ روایات میں 'زناھما' مصدر کے بجائے فعل 'تزنیان' روایت ہوا ہے۔

معنی

یہ روایت بھی تقدیر کے باب سے متعلق نہیں ہے۔یعنی یہ روایت یہ بیان نہیں کرتی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے لیے زنا مقدر کر دیا ہے۔لہٰذا وہ اس جرم کے ارتکاب سے بچ نہیں سکتا۔اگر اس روایت کے معنی یہ ہیں تو پھر اس کا آخری جملہ یعنی 'والفرج یصدق ذلك و یکذبه' بے محل ہے۔یہ جملہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ شدید خواہش کے باوجود انسان ارتکاب پر مجبور نہیں ہے۔

یہ روایت صنفی تعلق کی خواہش اور صنف مخالف کے لیے کشش کی شدت کو بیان کرتی ہے۔یہ خواہش اور کشش بلاشبہ انسانی تمدن کی تشکیل اور بہت سارے ثقافتی مظاہر کے وجود پزیر ہونے میں قوی محرک کی حیثیت رکھتی ہے اور اس اعتبار سے یہ ایک مثبت اور سودمند عامل ہے۔اسی طرح انسان کے نفسیاتی اور اخلاقی وجود کی تکمیل میں بھی اس محرک کا انتہائی اہم حصہ ہے۔لیکن اس کے ساتھ ہی اگر یہ حدود سے متجاوز ہو جائے تو تمدن ثقافت اور نفسیات و اخلاق کے لیے خطرہ بن جاتا ہے۔یہاں تک کہ انسان اور معاشرے غیرت، حمیت اور خاندانی شرف اور شرم و حیا جیسی اقدار سے عاری ہو جاتے ہیں۔

خدا کے دین میں زنا اسی وجہ سے ایک شنیع جرم ہے۔اس کا وبال دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کے مجرم کو اپنے سر لینا ہوگا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں اس خطرے کی نوعیت سے باخبر کیا ہے۔آپ نے واضح کیا ہے کہ زنا کا آغاز کبھی برے خیالات سے ہوتا ہے، کبھی نظر کی آوارگی سے اور کبھی بری حرکات سے۔چنانچہ اس قبیح جرم سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ان امور سے اپنے آپ کو محفوظ رکھا جائے۔'فرج اس کی تکذیب یا تصدیق کرتی ہے' سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کی طرف متوجہ کیا ہے کہ زنا صرف اس عمل کا نام نہیں ہے۔یہ تو اس کا واقعاتی مظہر ہے۔زنا کی شروعات تو اس سے پہلے ہو چکی ہوتی ہیں۔

یہاں یہ بات واضح رہے کہ یہ زنا کے جرم کے حوالے سے کوئی قانونی بیان نہیں ہے کہ اس سے دنیا میں اس جرم پر سزا دینے کا کوئی ضابطہ اخذ کیا جائے۔یہ انسان کے باطنی اور اخلاقی وجود کی حفاظت کے لیے ایک نصیحت ہے جس سے رہ تزکیہ کے سالک فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ابن عباس نے اس روایت کو 'لمم' کی تفسیر قرار دیا ہے۔بخاری نے ان کی یہ توجیہ ان الفاظ میں روایت کی ہے: 'ما رأیت شیئا أشبه باللمم مما قال ابو هریرہ عن النبی صلی اللّٰہ علیه و سلم ان اللّٰہ کتب علی ابن.....'۔بعض شارحین نے اس قول کی روشنی میں اس روایت کے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ اس میں زنا کے اصل جرم اور مقدمات زنا میں فرق بیان ہوا ہے۔یہ مقدمات کبیرہ گناہ نہیں ہیں۔یہ بات اگرچہ ایک اعتبار سے درست ہے، لیکن اس سے اس روایت کے رخ اور ہدف کو نقصان پہنچتا ہے۔روایت جنسی جذبات کی عدم تہذیب کو ایک عظیم خطرہ قرار دیتی ہے اور شرح میں اس کے اسی پہلو

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

کو واضح کرنا چاہیے۔

یہ روایت اپنے ظاہری الفاظ میں زنا کے کسی نہ کسی صورت میں ہر شخص کی تقدیر میں لکھے جانے کو بیان کر رہی ہے۔ درآنحالیکہ روایت کا مدعا یہ نہیں ہے۔ روایت میں یہ اسلوب صنفی کشش کے خدا کی طرف سے ودیعت کیے جانے کو واضح کرنے کے لیے اختیار کیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انسانی فطرت میں اس جذبے کو اس قدر قوی بنا دیا گیا ہے کہ کوئی انسان اس سے منحرف نہیں ہو سکتا۔ اور اگر وہ اس کی جائز صورتیں اختیار نہیں کرے گا تو ناجائز ذرائع سے اس کی تکمیل کرے گا۔

کتابیات

بخاری، کتاب الاستیذان، رقم ۵۷۷۴۔ کتاب القدر، رقم ۶۱۲۲۔ مسلم، کتاب القدر، رقم ۴۸۰۱، ۴۸۰۲۔ ابوداؤد، کتاب النکاح، رقم ۱۸۴۰۔ احمد، رقم ۷۳۹۴، ۸۰۰۶، ۸۱۷۰، ۸۱۸۳، ۸۲۴۳، ۸۵۷۶، ۸۹۶۳، ۹۱۹۶، ۱۰۴۰۹، ۱۰۴۹۰، ۱۰۴۹۹۔

---

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org